انیسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز سوموار 12 جولائی 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

چلڈرن ہسپتال لاہور۔ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے مسائل

***441: محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے صرف چلڈرن ہسپتال میں علاج کیا جاتا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے چلڈرن ہسپتال میں مناسب بندوبست نہ ہے، ایک بستر پر ایک سے زائد مریض بچے پڑے رہتے ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں صفائی کے معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا اور گندی خون آلود اور الٹی والی چادریں پڑی رہتی ہیں ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں کے والدین ولواحقین کے لئے کوئی بیٹھنے کا مناسب انتظام نہ ہے ڈاکٹرز اور عملے کا رویہ بھی نامناسب ہوتا ہے ؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت اس سلسلے میں کب تک مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2008 تاریخ ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) تھیلیسیمیا کے مریضوں کا علاج چلڈرن ہسپتال لاہور کے علاوہ مختلف ہسپتالوں، گنگارام ہسپتال، میو ہسپتال اور سروسز ہسپتال میں بھی کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ فاطمید فاؤنڈیشن، سندس فاؤنڈیشن، ہلال احمر میں بھی اس مرض کا علاج ہوتا ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال کی انتظامیہ کی رپورٹ کے مطابق چلڈرن ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے مکمل علاج کی سہولیات موجود ہیں ان مریضوں کی مکمل تشخیص علاج اور احتیاطی تدابیر کے حوالے سے مکمل انتظامات ہیں۔

(ج) اس ضمن میں ہسپتال انتظامیہ سے رپورٹ طلب کی گئی ان کے مطابق صفائی کے معیار کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

(د) بچوں کے والدین ولواحقین کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام ہے۔

ڈاکٹرز اور عملہ کا رویہ بھی مناسب ہے اس سلسلے میں کسی بھی تکلیف کی صورت میں انتظامیہ سے ہر وقت رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ہ) ندارد

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے سہولیات کی عدم فراہمی

*442: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے دوسرے گروپ کا خون جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے یا مریض بچہ دوسری موذی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) چلڈرن ہسپتال لاہور میں حکومت کی طرف سے تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں، وضاحت کی جائے؟

(د) تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمے کے لئے حکومت کیا ہنگامی اقدامات اٹھا رہی ہے، وضاحت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2008 تاریخ ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں، تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو دوسرے گروپ کا خون منتقل کرنے پر موت واقع ہو سکتی ہے۔ انتقال خون کے قواعد کے مطابق مریض کو صرف اسی گروپ کا خون منتقل کیا جاتا ہے، دوسرے گروپ کے انتقال خون سے مریض کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

دوسرے گروپ کا خون بغیر سکریننگ کے لگانے سے مختلف جان لیوا بیماریاں منتقل ہو سکتی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے سہولیات میسر نہیں ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کی تشخیص، علاج اور بچاؤ کے بارے میں مکمل سہولیات موجود ہیں۔ تھیلیسیمیا کی تشخیص کے لئے عالمی معیار کی مشین موجود ہے جو کہ پورے صوبہ پنجاب کے کسی ہسپتال میں موجود نہ ہے۔

(HPLC BASED HAEMOGLOBINO ELECTROPHORESIS) اس سہولت سے نہ صرف تھیلیسیمیا کی تشخیص کی جاتی ہے۔ بلکہ اس مرض کے خاندان کی سکریننگ بھی کی جاتی ہے۔ ہمارے پاس یہ سہولیات پچھلے دس سال سے میسر ہیں۔

(ج) چلڈرن ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے تشخیص، علاج اور بچاؤ کے لئے مکمل سہولیات موجود ہیں۔

(د) حکومت پنجاب تھیلیسیمیا کے مریضوں کو تشخیص، انتقال خون اور بچاؤ کے لئے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2009)

صوبہ میں عطائی ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1288: جناب طاہر احمد سندھو: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اندازاً کتنے عطائی ڈاکٹر ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بڑھتے ہوئے ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" عطائیت ڈاکٹریٹ کا براہ راست نتیجہ ہے؟

(ج) صوبائی حکومت نے عطائیت ڈاکٹریٹ کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدام اٹھایا ہے؟

(د) عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کتنے مقدمے درج ہوئے ہیں؟

(ہ) اس خطرہ سے بچنے کے لئے مزید کیا تدابیر ضروری ہیں؟

(و) کیا صوبائی حکومت دانتوں کے علاج میں استعمال ہونے والے آلات کے جراثیموں سے پاک ہونے کو یقینی بنانے کے سلسلہ میں ان کی مسلسل نگرانی رکھنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ بادی النظر میں دندان سازی کے شعبے میں کام کرنے والے عطائیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 05 اگست 2008 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ بھر میں عطائیوں کا اندازاً اعداد و شمار بتانا ممکن نہ ہے کیونکہ یہ لوگ غیر رجسٹرڈ شدہ ہوتے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس بی اور سی کے پھیلنے میں عطائیت ایک بہت بڑا عنصر ہے، تاہم صرف عطائیت ہی اس کی ذمہ دار نہ ہے، ہیپاٹائٹس کے پھیلنے میں انتقال خون، جنسی بے راہ روی، نان سٹیر لائزڈ سرنجوں کا استعمال ہے تاہم اس کے علاوہ بہت سے وہ لوگ جو ایک اوزار بغیر سٹیر لائزیشن کے دوسرے لوگوں پر استعمال کرتے ہیں، مثلاً غیر مستند دندان ساز اور حجام وغیرہ بھی اس بیماری کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(ج) مروجہ قوانین وضوابط کے مؤثر نہ ہونے کی وجہ سے عطائی ڈاکٹروں کا خاتمہ نہ ہو سکا ہے۔ موجودہ وزیراعلیٰ پنجاب کی قیادت میں اس لعنت کے خاتمے کے لئے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے۔ ہیلتھ کیئر سروسز کی بہتری اور عطائیت کی تمام اقسام کے خاتمے کیلئے پنجاب اسمبلی میں محکمہ صحت کی طرف سے Punjab Health Care Commission Bill بھیجا جا چکا ہے۔ معزز ایوان کی منظوری کے بعد عطائیت پر پابندی لگانا سہل ہو جائے گا اور عطائیت کو جڑ سے اکھاڑا جا سکے گا۔

(د) نومبر 2008 تا مئی 2010 تقریباً 3932 عطائیوں کے خلاف چالان عدالتوں میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

(ہ) اس لعنت سے بچنے کے لئے سب سے ضروری تدابیر بذریعہ ہیلتھ ایجوکیشن عوام الناس میں آگاہی پیدا کرنا ہے۔

(و) صوبائی حکومت کے زیر انتظام چلنے والے تمام ہسپتال اور ڈینٹل کلینکس میں مروجہ ایس او پیز کے تحت استعمال ہونے والے آلات کی سٹیرلائزیشن (Sterilization) جزو لازم ہے اور اس پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے۔

(ز) یہ درست ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)</u>

<u>ڈبوں میں بند دودھ کے نمونوں کا معائنہ و دیگر تفصیلات</u>

<u>*1289: جناب طاہر احمد سندھو:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محفوظ طرز پر پیک کئے گئے ڈبوں میں بند دودھ مثلاً ملک پیک، اولپرز، نورپور کو تادیر محفوظ رکھنے کے لئے اس میں کونسے کیمیکلز شامل کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے دودھ کے اصل اجزا کو برقرار رکھنے کے لئے کسی نگرانی کا بندوبست کیا ہے؟

(ج) گزشتہ دو سال میں کتنے کیسوں میں دودھ کے نمونے اکٹھے کئے گئے اور ان کا لیبارٹری میں معائنہ کیا گیا؟

(د) کون سی لیبارٹری میں دودھ کے نمونوں کا معائنہ کیا جا رہا ہے؟

(ہ) کیا مذکورہ لیبارٹری اصل حقائق کو سامنے لانے کے لئے قابل اعتماد ہے، اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 اگست 2008 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈبوں میں بند دودھ کو تادیر محفوظ رکھنے کے لئے کسی قسم کے کیمیکلز شامل نہیں کئے جاتے اور نہ ہی قانوناً تادیر محفوظ رکھنے کے لئے دودھ میں کسی قسم کے کیمیکلز کی اجازت ہے۔

واضح کیا جاتا ہے کہ دودھ کو ڈبوں میں نہایت خاص فنی مہارت (Ultra High Temperature Sterilization & Homogenized) کے ذریعے محفوظ بنایا جاتا ہے۔

پیور فوڈ رولز 1965 میں سٹینڈرڈائزڈ دودھ کے لئے باقاعدہ قانون اور اس کا معیار موجود ہے۔ اگر ڈبوں میں بند دودھ اس قانون کے مطابق پورا نہیں اترتا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) دودھ کو ڈبوں میں نہایت خاص فنی مہارت (Ultra High Temperature Sterilization & Homogenized) کے ذریعے محفوظ بنایا جاتا ہے۔

مزید یہ کہ دودھ کے اصل اجزا کو برقرار رکھنے کے لئے باقاعدہ طور پر قوانین موجود ہیں جیسا کہ پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 11 اور پنجاب پیور فوڈ رولز 1965 کی شق نمبر 27 کے تحت دودھ کو محفوظ کرنے کے لئے تمام طریق کار موجود ہے۔

(ج) جنوری 2007 سے نومبر 2008 تک 616 نمونے اکٹھے کئے گئے تھے جن کے لیبارٹری معائنہ پر 559 نمونے درست پائے گئے اور 57 نمونے غیر معیاری پائے گئے جن کی تفصیلی رپورٹ ''الف'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی زیر نگرانی دو لیبارٹریز:-

(1) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لاہور

(11) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ ملتان

پیور فوڈ آرڈیننس اور اس کے تحت بنائے گئے پیور فوڈ رولز 1965 کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ان میں دودھ کے نمونہ جات کا بھی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ جب کہ لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی مزید دو لیبارٹریز پبلک اینالسٹ لاہور، پبلک اینالسٹ فیصل آباد اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

(ہ) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اپنے زیر نگرانی فرائض سرانجام دینے والی لیبارٹریز کو موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر منصوبہ جات جاری رکھے ہوئے ہیں جس کی مد میں (76.420) ملین روپے خرچ کئے جارہے ہیں۔ یہ منصوبہ 2009 کے وسط تک مکمل ہونا ہے۔

پنجاب میں ڈویژنل لیول پر لیبارٹریز کی تعمیر کے لئے منصوبہ جات بنائے جارہے ہیں اور جلد ہی PC-1 تیار کر کے منصوبہ جات شروع کر دیا جائے گا-

مزید یہ کہ موبائل لیبارٹریز کا بھی PC-1 زیر غور ہے جس کا تخمینہ 14.642 ملین درکار ہے-

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2009)

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر کا تخمینہ لاگت و دیگر تفصیلات

*1400: محترمہ نرگس پروین اعوان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ملتان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کب کتنی لاگت سے بنایا گیا اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھا یہ کتنی مالیت اور کتنی مدت میں مکمل ہوا؟

(ب) یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے وارڈز ہیں؟

(ج) اس میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ میں کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) کیا اس انسٹیٹیوٹ میں پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور جیسی سہولیات، طبی آلات اور ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(و) کیا اس انسٹیٹیوٹ میں میجر آپریشن کئے جارہے ہیں؟

(ز) اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں تعینات کارڈیک سرجنز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل نیز ان کو لاہور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں تعینات کارڈیک سرجن کے برابر تنخواہ اور مراعات حاصل ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ابتداً ملتان انسٹیٹیوٹ کارڈیالوجی کا منصوبہ 971.307 ملین کا منظور ہوا تھا جو بعد میں بوجوہ قیمتوں میں اضافہ کے 1100.336 ملین پر مکمل ہوا-تاہم کچھ ضروری آلات کے لئے علیٰحدہ منصوبہ منظور کیا گیا جو کہ زیر تکمیل ہے اور اس کی قیمت 504.47 ملین روپے ہے-جہاں تک مین (Main) منصوبے کی تکمیل کا تعلق ہے یہ منصوبہ 14.4.2004 کو منظور ہوا تھا جس پر کام 2005 میں شروع ہوا اور 08-06-31 کو مکمل ہوا-

(ب) انسٹیٹیوٹ 201 بستروں پر مشتمل ہے جس میں مندرجہ ذیل وارڈز موجود ہیں۔

1۔ایمرجنسی وارڈ 2- CCU اور ICU وارڈ 3-میڈیکل وارڈ 4-سرجیکل وارڈ

5-جنرل وارڈ 6-پرائیویٹ وارڈ

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں پانچ آپریشن تھیٹرز کی سہولت موجود ہے۔

(د) تفصیل آلات و مشینری مع قیمت "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے کچھ کم ہیں۔اگر Electro Medical Equipments کی فراہمی ہیومن ریسورسز اور Bed Strength میں کچھ اضافہ کر دیا جائے تو ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے برابر ہو جائیں گی،PIC لاہور 292 بیڈز پر مشتمل ہے جب کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں 201 بیڈز ہیں۔

(و) جی ہاں،اس وقت میجر آپریشن کئے جارہے ہیں۔

(ز) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں تعینات سرجنز کے نام، گریڈ اور تعلیمی قابلیت درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1	ڈاکٹر زاہد زمان خان (BS-19)	ایسوسی ایٹ پروفیسر کارڈیک سرجری	FCPS, FRCS
2	ڈاکٹر انجم جلال (BS-19)	ایسوسی ایٹ پروفیسر کارڈیک سرجری	FCPS, FRCS
3	ڈاکٹر نسیم احمد (BS-18)	اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیک سرجری	FCPS (Gen. S) FCPS (C.S)
4	ڈاکٹر ضیغم رسول (BS-18)	سینئر رجسٹرار	FCPS

مندرجہ بالا ڈاکٹرز کو حکومت کے منظور شدہ پے سکیلز اور پے پیکجز کے مطابق مراعات حاصل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اپریل 2009)

لاہور۔جناح ہسپتال میں ایم ایس کا عرصہ تعیناتی و دیگر تفصیلات

*1656: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں ایم ایس کتنے عرصہ سے تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایم ایس عرصہ دس سال سے ایک ہی ہسپتال میں تعینات ہے؟

(ج) جناح ہسپتال لاہور میں ایم ایس کس پالیسی کے تحت عرصہ دراز سے ایک ہی جگہ تعینات ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایم ایس جناح ہسپتال کو کب تک تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جولائی 2003 سے تعینات ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی تعیناتی پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشن ایکٹ 2003 کے رول 8 سب رول 1 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ کی سفارشات پر کی جاتی ہے۔

(د) رولز کے تحت اگر متعلقہ بورڈ آف مینجمنٹ حکومت سے ایم ایس کو تبدیل کرنے کی سفارش کرے تو اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی سے اجازت کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

جناح ہسپتال لاہور کے 2002 تا 2007 کے آڈٹ کی تفصیلات

*1657: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال کا سال 2002 تا 2007 آڈٹ نہ کرایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سالوں میں جناح ہسپتال میں کرپشن اور آڈٹ کے غلط استعمال میں متعدد افراد ملوث پائے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرپشن اور فنڈز کے غلط استعمال میں ملوث افراد کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی نہ کی ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہسپتال میں فنڈز کے غلط استعمال میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہیں ہے-جناح ہسپتال کا ہر سال باقاعدہ آڈٹ "آڈیٹر جنرل آف پاکستان" کی طرف سے کیا جاتا ہے، مالی سال 08-2007 تک آڈٹ ہو چکا ہے-متعلقہ فانشل قوانین سختی سے نافذ العمل ہیں-کسی بل کی پری آڈٹ کے بغیر ادائیگی نہیں کی جاتی-

(ب) یہ درست نہیں ہے-

(ج) یہ درست نہیں ہے-جناح ہسپتال کا کوئی بھی ملازم کرپشن اور فنڈز کے غلط استعمال میں ملوث نہیں ہے-لہذا ایسی کارروائی کا جواز نہیں ہے-

(د) جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے-

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی عمارت کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1697: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی عمارت کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کتنی اور کس کس وارڈ کی عمارت کو خطرناک قرار دیا جا چکا ہے؟

(ج) اس ہسپتال کی عمارت پر سال 2005 سے آج تک سالانہ کتنی رقم مرمت اور تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) کیا اس ہسپتال کی عمارت کو حکومت از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی تعمیر 1952 میں ہوئی تھی-

(ب) ہسپتال ہذا کی عمارت کے درج ذیل حصوں کو (محکمہ بلڈنگ) کی جانب سے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے جن کو فوری طور پر خالی کر دیا گیا ہے اور اب اس میں مریض داخل نہ کئے جاتے ہیں-

(I مردانہ سرجیکل وارڈ، (II مردانہ میڈیکل وارڈ (III زنانہ سرجیکل وارڈ

(IV زنانہ میڈیکل وارڈ (V مردانہ سرجیکل وارڈ نمبر II، مختلف بالا وارڈوں کی بالائی منزل پر تعمیر شدہ عمارت جس میں ترک منشیات سنٹر، گیلری اور پرائیویٹ وارڈز بھی اس زمرے میں آتے ہیں۔ کیونکہ زیریں بالا منزل گرنے سے اوپر کی منزل بھی گر جائے گی۔

(ج) اس ہسپتال کی سالانہ مرمت اور تزئین کے لئے درج ذیل رقم خرچ ہوئی ہے۔

2005-07 میں مبلغ -/1700000 روپے بشمول مرمت ڈی ایچ کیو ہسپتال بلڈنگ و مولا بخش ہسپتال بلڈنگ، ڈاکٹرز کالونی، پیرا میڈیکل سٹاف کالونی، ڈاکٹرز ہوسٹل اور نرسنگ ہوسٹل۔

(د) اس ہسپتال کے خطرناک قرار دیئے گئے وارڈز کی دوبارہ تعمیر اور دیگر ضروریات کے سلسلے میں PC-1 تیار کروا کر حکومت کی ہدایات کی روشنی میں حکومت پنجاب محکمہ صحت لاہور بھیجا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے ترقیاتی پروگرام سکیم نمبر 147 / 351 نیو برائے مالی سال 09-2008 میں اپ گریڈیشن ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ کی تعمیرات کے لئے -/30000 روپے مختص کئے ہیں۔ بعد ازاں تخمینہ لاگت کی منظوری پر اس کا کام موقع پر شروع کیا جا سکے گا۔ حسب ضابطہ منظوری پر مختص فنڈز محکمہ تعمیرات کو مہیا ہو سکے گے جس کے مطابق ہسپتال کی عمارت کی تعمیر مرحلہ وار شروع ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

ڈی ایچ کیو سرگودھا کی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*1698: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ دی گئی ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری اور آلات موجود ہیں؟

(ج) کون کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے؟

(د) مزید اس ہسپتال کو کون کون سے طبی آلات اور مشینری کی ضرورت ہے؟

(ہ) حکومت اس مشینری اور طبی آلات کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو مالی سال 07۔2006ء اور 08۔2007ء میں دی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے

2006۔07 -/11,76,48,000 روپے

2007-08   -/12,61,16,000روپے

(ب) اس ہسپتال میں موجودہ ضرورت کے تحت مشینری موجود ہے نیز قابل استعمال ہے۔

(i) گردے صاف کرنے کی مشین (ii) شعبہ ریڈیالوجی کی سی ٹی سکین، الٹراساؤنڈ اور ایکسرے مشین

(iii) فزیوتھراپی ڈیپارٹمنٹ کی مشینیں (iv) شعبہ امراض دل کی مشین بشمول ای ٹی ٹی، مانیٹرز ودیگر تشخیصی مشینیں (v) اپریشن تھیٹر میں استعمال ہونے والے آلات جراحی اور دیگر مشینری

(vi) پیٹ کے امراض کی تشخیص کے لئے مشین، انڈوسکوپی مشین۔

(ج) مشینیں خراب حالت میں نہ ہیں تمام مشینیں ٹھیک طور پر کام کر رہی ہیں۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو جو مشینری اور طبی آلات مختلف شعبہ جات کے لئے درکار ہیں اس کے لئے محکمہ صحت کو PC-I فارم میں تمام تفصیل مع کل لاگت 292.637 ملین روپے دے دیا گیا ہے جو کہ PC-I فارم میں موجود ہے۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور سینئر ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی کے بعد جس مشینری اور طبی آلات کی ضرورت ہے اسکا PC-I فارم تیار کر کے حکومت پنجاب محکمہ صحت لاہور کو بھیج دیا گیا ہے، جو کہ حکومت کے زیر غور ہے حسب ضابطہ منظوری کے بعد طبی آلات کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہوگا۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

قصور-کمیونٹی مڈوائفری تربیتی پروگرام کی تفصیلات

*1944: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور میں کتنے سکولوں میں کمیونٹی مڈوائفری تربیتی پروگرام شروع کیا گیا ہے؟

(ب) قصور میں سال 2007 کے دوران کتنے لوگوں کو مڈوائفری کی تربیت دی گئی؟

(ج) قصور میں مڈوائفری تربیتی پروگرام کے تحت کتنی خواتین مستفید ہو چکی ہیں؟

(تاریخ وصولی 07 اکتوبر 2008   تاریخ ترسیل 17 نومبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع قصور میں ایک ہی نرسنگ سکول ہے اور اس سکول میں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

(ب) قصور میں سال 2007 میں 15 لڑکیوں کو کمیونٹی مڈوائفری ٹریننگ دی گئی، جس میں 11 لڑکیوں نے امتحان پاس کیا ہے۔

(ج) یہ پروگرام یکم اپریل 2006ء سے شروع ہوا ہے۔ 2007 سے آج تک 64 کمیونٹی مڈوائف ٹریننگ مکمل کر چکی ہیں۔ جن میں سے 57 نے امتحان پاس کر لیا ہے اور ان کو ضروری آلات مہیا کر دیئے گئے ہیں اور وہ اپنے اپنے علاقہ میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1986: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک جنرل ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کیلئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہے ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی وہ بغیر میرٹ اور قواعد ضوابط کے برعکس کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں کل 239 افراد بھرتی کئے گئے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں سات مرتبہ بھرتی کیلئے اخبارات میں اشتہارات دیئے اور ان تمام اشتہارات پر 48,000/- روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اخبار	تاریخ اشاعت	خرچہ
1	نوائے وقت	08-04-07	23,634/-
2	ڈان	09-04-07	14,942/- روپے

3	جنگ	19-05-07	4376/-روپے
4	ڈان	20-05-07	12,452/-روپے
5	نوائے وقت	19-06-07	8753/-روپے
6	نوائے وقت	26-10-07	10,942/-روپے
7	جنگ	30-10-07	11,675/-روپے

ان تمام اشتہارات پر مبلغ 86ہزار 7 سو 74 روپے خرچ ہوئے۔(اخبار اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) ایسا ایک دفعہ بھی نہیں ہوا۔

(د) ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی جو کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی منظور شدہ ریکروٹمنٹ پالیسی مجریہ 2004 کے مطابق ہوئی جس میں گریڈ 17 سے اوپر سپیشل سلیکشن بورڈ اور گریڈ 1 تا 16 سلیکشن کمیٹی کے ذریعے ہوئی۔ کاپیاں "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) جنرل ہسپتال لاہور میں ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر اور قواعد وضوابط کے مطابق ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

جناح ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1987: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک جناح ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کے لئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی، ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی وہ بغیر میرٹ اور قواعد ضوابط کے برعکس کی گئی، اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک جناح ہسپتال لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل مع نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ''الف'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2007 سے لے کر آج تک 24 مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے، جن کی تفصیل ''ب'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران صرف ایک دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی کیونکہ گورنمنٹ آف پنجاب نے بھرتی پر پابندی عائد کر دی تھی۔

(د) ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر اور پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشن ایکٹ 2003 کے رول 8 سب رول 1 کے تحت کی جاتی رہی ہے۔ سلیکشن کمیٹی کی تشکیل کے لئے نوٹیفیکیشن اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی تفصیل بالترتیب ''ج'' اور ''د'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی بھرتی بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس نہیں کی گئی اس لئے کسی کے خلاف کسی کارروائی کا جواز نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

پی پی 143، 144 میں ڈرگ انسپکٹر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2229: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور پی پی 143 اور پی پی 144 میں ڈرگ انسپکٹروں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) متذکرہ حلقہ میں سال 2007 کے دوران ڈرگ انسپکٹروں نے مختلف ادویات اور بیماریوں کے علاج کے حوالے سے چلنے والی غیر قانونی اشتہار بازی کا نوٹس لیکر کتنے لوگوں کا چالان کیا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غیر قانونی اشتہار بازی پر مکمل کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور حلقہ پی پی 143 میں ایک ڈرگ انسپکٹر کام کر رہا ہے جبکہ لاہور حلقہ پی پی 144 میں دو ڈرگ انسپکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) متذکرہ حلقوں میں سال 2007 کے دوران ڈرگ انسپکٹر نے مختلف ادویات اور بیماریوں کے علاج کے حوالے سے چلنے والی غیر قانونی اشتہار بازی کا نوٹس لے کر ڈرگ ایکٹ 1976 کی دفعہ 24 کے تحت 8 چالان کیئے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب غیر قانونی اشتہار بازی پر کنٹرول کیلئے مختلف اقدامات اٹھا رہی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) ڈرگ انسپکٹروں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ غیر قانونی اشتہار بازی میں ملوث لوگوں کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976ء کی دفعہ 24 کے تحت فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائیں اور ان کے خلاف مقدمات قائم کر کے متعلقہ عدالتوں میں داخل کریں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ii) پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کو ایسے ٹی وی چینلز کے خلاف قانونی کارروائی کیلئے استدعا کی گئی ہے جو غیر قانونی اشتہار بازی میں ملوث ہیں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(iii) ڈائریکٹر جنرل محکمہ تعلقات عامہ پنجاب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ایسے اخبارات، رسائل اور جرائد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائیں جو غیر قانونی اشتہار شائع کرنے کے ذمہ دار ہیں (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر جعلی ادویات کے خاتمہ کیلئے قائم کی گئی ٹاسک فورسز بھی غیر قانونی اشتہار بازی کے قلع قمع کیلئے اقدامات کر رہی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں متعلقہ قوانین میں ترامیم کی تجاویز کی سفارشات تیار کر رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ متذکرہ بالا اقدامات سے غیر قانونی اشتہار بازی کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جولائی 2010)

پنجاب میں میڈیکل کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2233: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں کل کتنے میڈیکل کالجز ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پنجاب میں میڈیکل کالجز میں طلباو طالبات کی کل کتنی سیٹیں ہیں؟

(ج) پنجاب میں موجود میڈیکل کالجز میں داخلوں کے لئے کیا طریقہ کار ہے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب حکومت کے زیر انتظام 11 میڈیکل کالج اور ایک ڈینٹل کالج ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور (ii) علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور (iii) فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور (iv) سروسز انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور (V) نشتر میڈیکل کالج ملتان (Vi) پنجاب میڈیکل کالج، فیصل آباد (vii) راولپنڈی میڈیکل کالج، راولپنڈی (viii) قائداعظم میڈیکل کالج، بہاولپور (ix) شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان (x) سرگودھا میڈیکل کالج، یونیورسٹی آف سرگودھا (xi) نواز شریف میڈیکل کالج، یونیورسٹی آف گجرات (xii) ڈی مونٹمورینسی آف ڈنٹسٹری، لاہور

(ب) سال 10-2009 کے پراسپکٹس کے مطابق پنجاب کے میڈیکل کالجوں کی نشستوں کی تعداد 2263 ہے۔ صرف فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں 251 نشتیں خواتین طالبات کیلئے مخصوص ہیں۔ باقی تمام کالجوں میں خواتین طالبات اوپن میرٹ پر داخلہ لے سکتی ہیں اور ان کالجوں میں بلحاظ جنس کوئی تخصیص نہ ہے۔

(ج) پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کا طریقہ کار پراسپیکٹس میں دیا گیا ہے۔ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

محکمہ صحت میں گریڈ 19 اور 20 کے آفیسرز کی تعداد و تفصیل

*2305: سید زعیم حسین قادری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب محکمہ صحت میں گریڈ 19 کے کتنے آفیسر گریڈ 20 کی سیٹ پر کام کر رہے ہیں اور کیوں؟

(ب) صوبہ پنجاب محکمہ صحت میں گریڈ 20 کی کتنی پوسٹیں ہیں؟

(ج) صوبہ پنجاب میں محکمہ صحت میں گریڈ 20 کے کتنے آفیسر گریڈ 20 کی سیٹ پر پوسٹنگ کے انتظار میں ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب، محکمہ صحت میں گریڈ19 کے 26آفیسرز گریڈ20 کی سیٹ پر کام کررہے ہیں۔ گریڈ20 کی اسامی پر گریڈ19 کے بعض ڈاکٹروں کی تعیناتی کی وجہ ان کی متعلقہ اسامی کے لئے موزونیت، تعلیمی قابلیت اوراس مخصوص اسامی کے لئے مخصوص ضروریات کو پورا کرنا ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب، محکمہ صحت میں گریڈ20 کی 615اسامیاں ہیں۔

(ج) اس وقت محکمہ صحت میں گریڈ20 کے دو آفیسرز گریڈ20 کی سیٹ پر تعیناتی کے منتظر ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور کی سالانہ گرانٹ اور استعمال کی تفصیل

*2314: جناب ذوالفقار علی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور کو مالی سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی گرانٹ سال وائز فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ایڈمنسٹریشن پر اور کتنی رقم مریضوں کو سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم ٹرانسپورٹ پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم اس ہسپتال کے لئے طبی آلات اور دیگر طبی سامان خریدنے پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 28 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 30 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال، بہاول پور کو مالی سال 2006 سے 2009 تک فراہم کی جانے والی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	فراہم کردہ رقم
2006-07	718678100/-
2007-08	1210091000/-
2008-09	790695000/-

(ب) ایڈمنسٹریشن اور مریضوں کی سہولیات پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

سال	ایڈمنسٹریشن پر خرچ کردہ رقم	مریضوں کی سہولیات پر خرچ کردہ رقم
2006-07	194406667/-	141829395/-
2007-08	385718990/-	238731941/-
2008-09	486399000/-	181357000/-

(ج) ٹرانسپورٹ پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	خرچ کردہ رقم
2006-07	3694950/-
2007-08	5441952/-
2008-09	7620000/-

(د) طبی آلات اور دیگر طبی سامان خریدنے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	خرچ کردہ رقم
2006-07	23609540/-
2007-08	48602005/-
2008-09	18000000/-

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور۔نرسز اور ڈسپنسرز کی اسامیوں کی تفصیل

*2315: جناب ذوالفقار علی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور میں نرسز اور ڈسپنسرز کی اسامیاں منظور شدہ گریڈ وائز کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) خالی اسامیاں کب سے ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 28 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 30 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں گریڈ 16 کی نرسز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 343، گریڈ 17 میں نرسز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 70 جبکہ ڈسپنسر گریڈ 06 کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 26 ہے۔

(ب) گریڈ 17 نرسنگ فلور سپروائزر کی 10 اسامیاں 2004 سے، گریڈ 17 میں ہیڈ نرسز کی 39 اسامیاں 2001 سے اور گریڈ 16 میں چارج نرسز کی 25 اسامیاں اگست 2009 سے خالی ہیں۔

(ج) سکیل 17 میں 21 سکیل 16 میں 318 نرسز کام کر رہی ہیں جبکہ سکیل 06 میں 26 ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں۔

(د) خالی اسامیوں کی تفصیل جزو "ب" میں درج ہے۔ جبکہ ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے متعلقہ ادارے اور صوبائی سطح پر ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی ان اسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

فیصل آباد۔ایچ آئی وی ایڈز کے کلینک کا قیام

*2320: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا فیصل آباد ڈویژن میں ایچ آئی وی ایڈز کے علاج کے لئے مخصوص کلینک قائم ہے؟

(ب) اگر ہے تو اس میں کیا سہولتیں ہیں اور اگر نہیں ہے تو کب تک بنائے جانے کا ارادہ ہے؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں (VCTC) Voluntary Counseling and Testing Centre اور Surveillance Centre قائم کئے گئے ہیں، (VCTC) میں HIV ایڈز کے مریضوں کو مفت کونسلنگ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

جبکہ Surveillance Centre میں HIV کے مفت ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس سینٹر کو بغیر معاوضے کے Screening kits اور فنی معاونت فراہم کرتا ہے۔

جن مریضوں کی ان سنٹرز کے ذریعے تشخیص ہو جاتی ہے ان کو Treatment Centers میں علاج کیلئے بجھوا دیا جاتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے پنجاب میں پانچ عدد اسپیشل کلینک کے نام

سے Treatment Centers قائم کئے ہیں جن میں چار لاہور اور ایک سرگودھا میں قائم ہے لاہور میں یہ سینٹرز میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال اور پرائیویٹ سیکٹر میں شوکت خانم میں قائم ہیں۔ان تمام سینٹرز پر ایڈز کے تربیت یافتہ ماہر ڈاکٹر اور ماہر نفسیات کی زیر نگرانی مریضوں کو مفت علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں اور مریضوں کا تمام ریکارڈ مکمل صیغہ راز میں رکھا جاتا ہے۔ علاج معالجے کی سہولتوں میں سر فہرست مفت Opportunistic Infections اور Anti Retroviral ادویات کا طریقہ علاج جب کہ CD-4 اور HIV Viral Load ٹیسٹ شامل ہیں ۔جو کہ شوکت خانم لیبارٹری میں گلوبل فنڈ کے تعاون سے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی وساطت سے کئے جاتے ہیں۔اگرچہ ان ٹیسٹوں کا خرچہ کافی زیادہ ہے لیکن پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے ذریعے یہ ٹیسٹ مفت فراہم کیا جاتا ہے۔کیونکہ سرکاری ہسپتالوں میں ان ٹیسٹوں کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ب) فیصل آباد میں HIV ایڈز کے علاج کا مخصوص کلینک نہ بنانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ HIV ایڈز کا علاج دوسری بیماریوں سے یکسر مختلف ہے یہ علاج صرف ایک ماہر اور تربیت یافتہ ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مرض کیلئے دی جانے والی ادویات اس قدر مہنگی ہیں کہ تمام ڈسٹرکٹ میں ان کی ترسیل ممکن نہ ہے۔فیصل آباد سے صرف دو گھنٹوں پر لاہور اور سرگودھا میں HIV ایڈز کے مخصوص علاج کے مراکز قائم ہیں اور فیصل آباد کے تمام مریضوں کا لاہور کے سینٹرز پر بخوبی علاج کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

فیصل آباد کے بڑے ہسپتال میں ڈی ایم ایس کا قیام

*2322: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے کیا حکومت اتنی بڑی آبادی کے لئے لاہور کی طرح (ڈی ایم ایس) ڈائیٹ مینجمنٹ سنٹر کسی بھی بڑے ہسپتال میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجہ بیان کی جائے؟

(ج) مذکورہ سنٹر کے بنائے جانے پر تقریباً کتنا خرچہ آئے گا اسکی تفصیل دی جائے اور کتنا سٹاف درکار ہو گا؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کی میڈیکل وارڈوں میں Diabetics کے مریضوں کے لئے علاج معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔ہر میڈیکل وارڈ اور اوپی ڈی DMC کا کام بھی کرتا ہے۔اس کے علاوہ تمام ضلعی

ہسپتالوں میں میڈیکل Special یونٹ قائم ہیں جن میں تعینات میڈیکل سپیشلسٹ / سرجن Diabetics کے مریضوں کو سہولیات بہم پہنچارہے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا سہولیات کی موجودگی میں علیحدہ سے DMC کے بنائے جانے کی ضرورت نہ ہے، کیونکہ یہ سہولیات پہلے ہی فراہم کی جارہی ہیں۔ لہذا اس پر کوئی خاص رقم خرچ کرنے کا امکان نہ ہے۔

(ج) میڈیکل وارڈوں کی موجودگی میں DMC کے علیحدہ قیام کی ضرورت نہ ہے۔ اس لئے اس پر تخمینہ لاگت متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

ہیپاٹائٹس مہم چلانے کا مسئلہ

*2333: مسز ناظمہ جواد ہاشمی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا صوبائی حکومت کسی قسم کی Hepatitis C سے آگاہی کی مہم چلارہی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

Hepatitis C پر کنٹرول اور علاج کی خاطر حکومت نے ایک Special Project منظور کیا ہے جس پر 2009-12 تک 2286 ملین روپے کی لاگت آئے گی۔ اس PC-1 کے ذریعے عوام میں شعور و آگاہی پیدا کرنے کی مہم اولین ترجیحات کے طور پر شامل ہے۔ آگاہی مہم میڈیا، پریس، ٹی وی، ریڈیو، انٹرپرسنل کیمیونیکیشن، ڈاک اور سیمینار کے ذریعے چلائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ پمفلٹ اور پوسٹر کے ذریعے بھی عوام کو معلومات پہنچائی جاتی ہیں، تاکہ عوام الناس میں بیماری سے بچاؤ اور علاج معالجہ کے متعلق شعور پیدا کیا جاسکے تاکہ عوام ان سہولیات سے بروقت مناسب استفادہ کرسکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

راولپنڈی، ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2337: مسز ناظمہ جواد ہاشمی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں ہیپاٹائٹس "سی" کے اندازاً کتنے مریض ہیں، بالخصوص ضلع راولپنڈی میں مریضوں کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کتنے لوگ سرکاری علاج سے مستفید ہورہے ہیں اور کتنے لوگ پرائیویٹ طور پر علاج کروارہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب میں آبادی کے تناسب سے ہیپاٹائٹس ”سی“ کے مریضوں کی تعداد (چھ فیصد) 6لاکھ ہے جبکہ ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں (6.7) فیصد کے حساب سے مریضوں کی تعداد 28ہزار ہے۔پنجاب کی کل آبادی 8کروڑ کے لگ بھگ ہے اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی Prevalence 6 فیصد ہے۔اس لحاظ سے 6لاکھ مریض پنجاب میں ہیں۔راولپنڈی کی آبادی 44لاکھ ہے اور ہیپاٹائٹس ”سی“ Prevalence 6.7% ہے۔اس تناسب سے راولپنڈی میں ہیپاٹائٹس ”سی“ کے مریض 28000 ہیں۔

(ب) راولپنڈی میں ہیپاٹاٹس کے مفت علاج کی سہولت ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں میسر ہے جہاں سے اگست 2006 سے لیکر جنوری 2009 تک 1058 مریض پرائم منسٹر پروگرام کے تحت علاج کرواچکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2009)

ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2340: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈاکٹروں اور سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں اور کتنے کام کر رہے ہیں، اگر کمی ہے تو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

ب) پیرامیڈیکل سٹاف کے عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ایمبولینس کتنی ہیں اور کتنی کام کر رہی ہیں؟

(د) کیا ہسپتال میں بجلی بند ہونے کی صورت میں جنریٹر موجود ہے؟

(ہ) ہسپتال میں کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(و) کیا ہسپتال کے دل وارڈ کی توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، کیا دل وارڈ میں ای ٹی ٹی یا انجیو گرافی کی سہولت موجود ہے؟

(ز) ہسپتال کا کل بجٹ کتنا ہے، ایمرجنسی، آؤٹ ڈور اور وارڈز میں داخل مریضوں کی تعداد ماہانہ کیا ہوتی ہے؟

(ح) کیا ہسپتال میں ٹراما سنٹر قائم کرنے اور ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال قصور میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کل منظور شدہ پوسٹیں 15 ہیں اوراس وقت 8 ڈاکٹرز کام کررہے ہیں اور 07 خالی ہیں۔ جب کہ ڈاکٹروں کی کل منظور شدہ اسامیاں 74 ہیں جن میں سے 68 مستقل اور 06 عارضی ہیں جن میں سے 50 پوسٹیں خالی ہیں اور 24 پوسٹوں پر ڈاکٹرز کام کررہے ہیں۔ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جارہے ہیں۔

(ب) پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 38 سیٹیں ہیں ان میں سے 07 خالی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں تین ایمبولینسیں ہیں اور تینوں کام کررہی ہیں۔

(د) ہسپتال ہذا میں 02 جنریٹرز موجود ہیں اور دونوں کام کررہے ہیں۔

(ہ) ہسپتال میں کل 22 شعبہ جات کام کررہے ہیں۔

(و) ہسپتال ہذا میں دل وارڈ کی توسیع میں کارڈک یونٹ زیر تعمیر ہے۔ اس وقت دل وارڈ میں ای ٹی ٹی

اور انجیو گرافی کی سہولت موجود نہیں ہے۔

(ز) ہسپتال ہذا کا کل بجٹ 6 کروڑ 59 لاکھ 46 ہزار روپے ہے۔ ایمرجنسی میں مریضوں کی اوسطاً 11 ہزار 6 سو 37 مریض، آؤٹ ڈور میں اوسطاً 24 ہزار 7 سو 16 مریض اور وارڈز میں اوسطاً تین ہزار ایک سو اٹھارہ مریض ماہانہ ہوتے ہیں۔

(ح) جی ہاں، ہسپتال ہذا کے لئے ٹراما سنٹر قائم کرنے کے لئے ضلعی حکومت کو لکھا گیا ہے اور اپ گریڈ کرنے کے لئے تجویز زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

ضلع قصور میں بنیادی مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2341: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنے بنیادی مراکز صحت، رورل ہیلتھ سنٹرز ہیں اور ان میں کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں، ان کا کتنا بجٹ ہے؟

(ب) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چونیاں، پتوکی اور کوٹ رادھا کشن میں ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کیا ہے اور کتنی کمی ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قصور اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس بی، سی کے تدارک کے لئے انتظام ہے؟

(د) کیا حکومت کا ہیپاٹائٹس بی، سی کے تدارک کے لئے پولیو طرز کی مہم شروع کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

(ہ) وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام "صحت سب کے لئے" کے کیا اہداف مقرر کئے گئے ہیں اور ضلعی و تحصیل مقامات کے ہسپتالوں میں اس پروگرام کے تحت کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع قصور میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد 12 جب کہ بنیادی مراکز صحت کی تعداد 82 ہے۔

RHC میں ڈاکٹرز کی کل تعداد 36 ہے جب کہ BHUs میں ڈاکٹرز کی تعداد 56 ہے۔

بنیادی مراکز صحت کا بجٹ -/23,50,81,000 روپے ہے جب کہ رورل ہیلتھ سنٹرز کا بجٹ -/9,56,30,000 روپے ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں چونیاں اور پتوکی میں ڈاکٹرز کی تعداد کل 16 ہے جب کہ 36 ڈاکٹرز کی کمی ہے اور ان میں پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد 47 ہے جب کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ رادھا کشن ابھی اسٹیبلش نہیں ہوا۔

(ج) جی ہاں، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قصور میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کام کررہا ہے جس کے تحت مریضوں کو تشخیص اور علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہیپاٹائٹس سی کے لئے Specialized قسم کی سہولیات درکار ہوتی ہیں- لہذا THQ ہسپتالوں سے ایسے مریضوں کو DHQ ہسپتالوں میں ریفر کردیا جاتا ہے-

(د) بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات کے شیڈول میں ہیپاٹائٹس "بی" کے حفاظتی ٹیکہ جات بھی شامل ہیں-

(ہ) وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام "صحت سب کے لئے" پر ضلعی اور تحصیل مقامات کے ہسپتالوں میں عمل درآمد جاری ہے اور اس کے اہداف درج ذیل ہیں-

(1) ضلعی ہسپتال کی سطح تک فری ڈائیلیسز یونٹ کا قیام

(2) ایمرجنسی میں ادویات کی مفت فراہمی

(3) ایمرجنسی OTs اور ICU وغیرہ میں جنریٹر کی فراہمی

(4) ڈینگی بخار کے لئے سپرے

5) دل وارڈ میں ایئر کنڈیشنز کی فراہمی

(6) پولیو کے خلاف خصوصی مہم

(تاریخ وصولی جواب 21 جولائی 2009)

فیصل آباد، پی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد اور ملازمین کی تفصیل

*2350: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ضلع میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی تعداد کتنی ہے، تحصیل وائز بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع فیصل آباد کی تحصیل فیصل آباد میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر، 2 آر ایچ سیز اور 52 بی ایچ یوز ہیں۔

تحصیل چک جھمرہ میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر، ایک آر-ایچ-سی اور 14 بی ایچ-یوز ہیں۔

تحصیل جڑانوالہ میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 4 آر-ایچ-سیز اور 50 بی-ایچ-یوز ہیں۔

تحصیل سمندری میں ایک ٹی ایچ کیو، ایک آر ایچ سی اور 29 بی ایچ یوز ہیں۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں ایک ٹی ایچ کیو، تین آر ایچ سیز اور 23 بی ایچ یو ہیں جن کی تحصیل وائز تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل "ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2009)

سر گنگارام ہسپتال لاہور-اضافی تنخواہوں کی ادائیگی کی انکوائری رپورٹ

*2359: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میرے سوال نمبر 223 کا جواب محکمہ محکمہ صحت کی فہرست سوالات میں مورخہ 08-11-26 میں شامل ہو کر ایوان میں پیش ہوا- جس میں محکمہ نے گنگارام ہسپتال کے 5 افراد کو تین ماہ کی اضافی تنخواہ دینے کا ذکر کیا ہے؟

(ب) کیااس سے یہ مترشح نہیں ہوتا کہ ہسپتال کے دیگر کثیر عملہ کی کارکردگی ناقص رہی، اگر ہاں تو جن افراد کی کارروائی معیار کے مطابق نہ رہی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سوال کے جواب میں تسلیم کیا گیا ہے کہ تین بنیادی تنخواہیں دینے کے عمل کی قانونی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے انکوائری ہو رہی ہے، اگر ہاں تو انکوائری کے نتائج سے آگاہ کیا جائے ؟

(د) پانچ ماہ گزر جانے کے باوجود مذکورہ انکوائری مکمل نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 2 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 15 جنوری 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں نئے داخلوں سے متعلقہ تفصیلات

*2362: میاں شفیع محمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاول پور میں اس سال کتنے نئے طلبا کو داخلہ ملا؟

(ب) مذکورہ طلبا کا تعلق کن اضلاع سے ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 2 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاول پور میں اس سال 273 نئے طلبا کو داخلہ دیا گیا ہے-

(ب) طلبا کی تفصیل ضلع وائز "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 30 اپریل 2009)

ریگولر میڈیکل آفیسرز کی کنٹریکٹ ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ تعیناتی کی کنفرمیشن کا مسئلہ

*2370: مہر سلطان سکندر بھروانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے پنجاب اور خاص طور پر دور افتادہ اضلاع میں پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کردہ ڈاکٹرز جو زیادہ تر گریڈ اٹھارہ میں ریگولر میڈیکل آفیسر کام کر رہے تھے کو کنٹریکٹ پر ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ تعینات کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی یہ سلیکشن ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی نے کی جو equivalent to Punjab Public Service Commission تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سارے تحصیل اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ بہت ساری اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنفرم نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ان ڈاکٹرز کو کنفرم کر دیا جائے تو حکومت پنجاب کے خزانے پر مزید کوئی بوجھ نہیں پڑے گا؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دوبارہ پبلک سروس کمیشن سے امتحان لیے بغیر ان ڈاکٹرز کو کنفرم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 2 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 15 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) مطلوبہ کوالیفکیشن ہونے پر باقاعدہ کنٹریکٹ پالیسی کے تحت بعض ایسے ڈاکٹروں کو تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی کی سفارشات پر ہی بھرتی کی جاتی ہے۔ مگر ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی اور PPSC ایک برابر نہیں ہیں۔ ضلعی کمیٹی محض کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) جی ہاں۔ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے کئی جگھوں پر یہ اسامیاں اب تک خالی ہیں۔

(د) اگر کنفرم ہونے سے مراد ریگولر ہونا ہے تو یہ درست ہے کہ اکثر ڈاکٹرز ریگولر نوکری کو کنٹریکٹ پر ترجیح دیتے ہیں۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔ کنفرم کرنے کی صورت میں یقیناً فرق پڑے گا کیونکہ ریگولر ڈاکٹروں کو زیادہ مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ وہ پنشن اور با تنخواہ چھٹی کے حقدار ہوتے ہیں۔ جب کہ کنٹریکٹ ملازمین محض اپنے کنٹریکٹ کی شرائط کے مطابق ہی Pay Package حاصل کرتے ہیں۔

(و) محکمہ صحت ان تمام کنٹریکٹ پر کام کرنے والے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو جو کہ بنیادی طور پر ریگولر سینئر میڈیکل آفیسر ہیں کو ریگولر کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے اور اس سلسلے میں پورا کیس تیار کر کے سمری کی صورت میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوا دیا گیا تھا۔ مزید کارروائی کے لئے کیس محکمہ قانون اور محکمہ ریگولیشن کو بجھوا دیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2009)</u>

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈی بھٹیاں میں سٹاف کی رہائشوں کی تعمیر کا مسئلہ

*2424: چودھری محمد اسداللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈی بھٹیاں سال 2000-1998 میں تعمیر ہوا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے ڈاکٹروں کی رہائش کے لئے مکانات نہ بنوائے جا سکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رہائش نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی ڈاکٹر خاص طور پر سپیشلسٹ ڈاکٹر وہاں جانے کے لئے تیار نہ ہے اور کافی اسامیاں اسی وجہ سے خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل ہیڈکوارٹر پنڈی بھٹیاں میں ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کرنے کا فوری ارادہ رکھتی ہے نیز کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور یہ کب تک پر کر لی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2000-1998 میں رورل ہیلتھ سینٹر سے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، پنڈی بھٹیاں کی Up-gradation کا کام مکمل ہوا۔ مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے صرف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ و سرجن کے لئے رہائش گاہیں بنائی گئیں۔ اس وقت ڈاکٹروں کے لئے کل سات رہائش گاہیں موجود ہیں۔ جن میں سے چار رہائش گاہیں ڈاکٹروں کے استعمال کے لئے ہیں۔ جب کہ ایک رہائش گاہ ایڈیشنل سیشن جج صاحب اور دو سول جج صاحبان کے استعمال میں ہیں۔ جن کو خالی کروانے کے لئے کئی بار کئی دفعہ کوشش کی گئی ہے حتیٰ کہ ڈی سی او حافظ آباد نے بھی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج حافظ آباد کو رہائشیں خالی کرنے کے لئے لکھا ہے لیکن ہر دفعہ کہا گیا ہے کہ جب بھی متبادل رہائشوں کا انتظام ہو گیا یہ رہائشیں خالی کر دی جائیں گی۔

(ب) کسی حد تک یہ بات درست ہے لیکن اس کی اصل وجہ DHQ/THQ ہسپتالوں میں تنخواہ کا کم ہونا ہے کیونکہ RHC/BHU پر ڈاکٹروں کی تنخواہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ حکومت DHQ/THQ کے ڈاکٹروں کے پیکج بھی بہتر کرنے پر غور کر رہی ہے۔

(ج) ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کے لئے رہائشوں کی اشد ضرورت ہے۔ مالی سال 09-2008 میں اس مقصد کے لئے مختص ہونے والے فنڈز مبلغ -/6.000 ملین روپے اس وجہ سے استعمال میں نہ لائے جا سکے کہ موجودہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈی بھٹیاں مزید توسیع کی گنجائش نہ رکھتا ہے جو کہ نئے تحصیل کمپلیکس میں بنناز یر غور ہیں۔

اس وقت سپیشلسٹس اور دیگر ڈاکٹروں کی 15 اسامیاں خالی ہیں جو کہ بار بار اخبار میں مشتہر کرنے کے باوجود پر نہ ہو رہی ہیں کیونکہ ماہانہ تنخواہ کا پیکج ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے-اس وقت پھر اخبار میں ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار دیا گیا ہے جس میں مورخہ 10-07-12 تک درخواستیں طلب کی گئی ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

صوبہ میں 2006 تا 2008، پولیو کے رجسٹرڈ کیسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2432: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) 2006 تا 2008 صوبہ میں پولیو کے کتنے کیس رپورٹ ہوئے ؟

(ب) کتنے مریض صحت یاب ہوئے اور کتنے صحت یاب نہ ہو سکے، اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(ج) کیا حکومت اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی Aware ness پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ایسا پروگرام پہلے سے جاری ہے تو اس کی تفصیل اور کامیابی کے بارے میں ایوان کو مطلع کیا جائے ؟

(د) کیا حکومت نے جدید تحقیق کی روشنی میں جدید ادویات اور احتیاطی تدابیر کا بندوبست کر رکھا ہے، اگر ہاں تو تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں 2006 سے جون 2010 تک پولیو کے کیسز کی تعداد درج ذیل ہے-

2006	2 کیس	2007	ایک کیس	2008	31 کیس
2009	7 کیس		جون 2010 تک ایک کیس رپورٹ ہوا ہے-		

(ب) بچوں میں پولیو کا مرض مستقل معذوری کا باعث بنتا ہے-حکومت پنجاب محکمہ صحت نے پولیو سے متاثرہ بچوں کی بحالی کے لئے میو ہسپتال لاہور کے Physical Rehabilitation Center میں مفت علاج و معالجہ کے انتظامات کئے ہیں- جس سے پولیو زدہ بچوں میں معذوری کے اثرات کم سے کم کر کے بچوں کی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد دی جاتی ہے-

(ج) Polio کے خلاف ویکسینیشن EPI پروگرام کا ایک اہم جزو ہے جس کے تحت بچوں کو مندرجہ ذیل Schedule کے مطابق پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں-

حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول

پیدائش کے فوراً بعد بی سی جی کا ٹیکہ اور پولیو کے پیدائشی قطرے چھ ہفتے کی عمر میں پینٹا ویلنیٹ کا پہلا ٹیکہ اور پولیو کی پہلی خوراک

دس ہفتے کی عمر میں پینٹا ویلنیٹ کا دوسرا ٹیکہ اور پولیو کی دوسری خوراک 14 ہفتے کی عمر میں پینٹا ویلنیٹ کا تیسرا ٹیکہ اور پولیو کی تیسری خوراک

نوماہ کی عمر میں خسرہ کا پہلا ٹیکہ ایک سال سے دو سال کے دوران خسرہ کا دوسرا ٹیکہ

اس کے علاوہ حکومت پنجاب، محکمہ صحت نے پولیو کے موذی مرض کیخلاف ایک جامع پروگرام Polio Eradication Initiative شروع کررکھا ہے۔اس پروگرام کے تحت عوام الناس کو اس مرض سے بچاؤ کے طریقے بتائے جاتے ہیں، والدین کو اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلوانے کا شعور دیا جاتا ہے۔اس ضمن میں ایک شیڈول کے تحت پولیو سے بچاؤ کی مہم ترتیب دی جاتی ہے، جس میں مرتب شدہ ٹیمیں گھر گھر جاکر بچوں کو قطرے پلاتی ہیں۔سال 2009 میں جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اکتوبر اور دسمبر کے مہینوں میں NIDs جب کہ اپریل، جون، اگست اور نومبر کے مہینوں میں High Risk اضلاع میں سہ روزہ SNIDs بھی شیڈول کی گئی ہیں۔

(د) پولیو ایک موذی مرض ہے لیکن اس سے بچاؤ شیڈول کے مطابق پولیو کی بیماری کے حفاظتی قطرے پلاکر ممکن ہے، جو کہ ای پی آئی پروگرام کے تحت دیئے جاتے ہیں جن کا شیڈول اوپر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)</u>

<u>ضلع گجرات میں ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر کی بھرتی کی تفصیلات</u>

*2439: <u>میاں طارق محمود</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر کی بھرتی ہوئی ہے کل کتنی پوسٹیں ہیں جن پر بھرتی کی گئی ہے، تفصیل یکم جنوری 2008 سے آج تک کی فراہم کریں؟

(ب) جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے انکے نام وپتہ جات بتائے جائیں انکی تقرری کس میرٹ کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے میرٹ لسٹ اور میرٹ بنانے والے افسران کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں ہیلتھ نیوٹریشن سپر وائزرز کی بھرتی ہوئی ہے۔یہ بھرتی صرف ایک بار گزشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں کی گئی ہے۔کل 88 پوسٹوں پر بھرتی کی گئی جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی کئے گئے افراد کے نام وپتہ جات کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔میرٹ محکمہ صحت، حکومت پنجاب کی وضع کردہ پالیسی / معیار کے مطابق ہی بھرتی کی جاتی ہے۔

حکومت پنجاب کی تشکیل کردہ محکمانہ سلیکشن کمیٹی برائے ضلع گجرات نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، گجرات کی سربراہی میں میرٹ لسٹ اور میرٹ تیار کیا۔درج بالا کمیٹی کے افسران کے نام مع عہدہ درج ذیل ہیں:۔

1۔سردار محمد اکرم جاوید
ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، گجرات (چیئرمین)

2۔ڈاکٹر محمد منیر احمد
ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ہیلتھ) گجرات (ممبر)

3۔چودھری محمد اصغر
ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) گجرات (ممبر)

4۔محمد اسلم بھٹی
سیکشن آفیسر (Confidential) نمائندہ محکمہ صحت، حکومت پنجاب (ممبر)

5۔ڈاکٹر اظہر محمود چودھری
(ڈسٹرکٹ آفیسر (ہیلتھ)) گجرات (ممبر / سیکرٹری)

(تاریخ وصولی جواب 30 اپریل 2009)

پنجاب میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2561:چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) پنجاب میں کتنے ٹیچنگ ہسپتال ہیں، ان میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ڈاکٹرز کی کتنی پوسٹیں ہیں اور ان میں سے کتنی کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) ان خالی پوسٹوں کو بھرتی کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں اور کب تک یہ بھرتی مکمل ہو جائیگی؟

(تاریخ وصولی 05 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 25 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب میں اس وقت محکمہ صحت کے تحت 16 ٹیچنگ ہسپتال چل رہے ہیں- ان میں پروفیسر ز کی تعداد 410 ایسوسی ایٹ پروفیسر ز کی تعداد 470، اسسٹنٹ پروفیسر ز کی تعداد 694 اور سینئر رجسٹرارز کی تعداد 1035 ہے- جس میں پروفیسر ز کی 104، ایسوسی ایٹ پروفیسر ز کی 199، اسسٹنٹ پروفیسر ز کی 229 اور سینئر رجسٹرارز کی 517 پوسٹیں خالی ہیں- جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پروفیسر زاور ایسوسی ایٹ پروفیسر ز کی تقرری کے لئے Requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ارسال کی جارہی ہے- پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی- تاہم اسسٹنٹ پروفیسر زاور سینئر رجسٹرارز کی تقرریوں کا کیس اس وقت عدالت عالیہ میں زیر غور ہے اور عدالت عالیہ نے Stay Order جاری کیا ہوا ہے- Stay Order ختم ہونے پر ہی عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں ان ڈاکٹروں کی تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی-

(تاریخ وصولی جواب 07 جولائی 2010)

صوبہ پنجاب میں ڈی ایچ کیو کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2562: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے ڈی ایچ کیوز ہیں ان کی بیڈز کی Strength کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن کے ہسپتال کی اپ گریڈیشن پنجاب حکومت کر رہی ہے، مگر ابھی مکمل نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی ایس این ای کی منظوری ابھی نہ ہوئی ہے، یہ کب تک ہو جائیگی؟

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے- یہ کب تک دور کرلی جائیگی، نیز ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں تفصیل وار علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 25 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 36 ڈی ایچ کیو ہسپتال ہیں جن میں سے دو (راولپنڈی۔فیصل آباد) Teaching کالج سے منسلک ہیں۔ تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں بیڈز کی کل تعداد 6535 ہے۔

(ب) جی ہاں۔یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، ایس این ای گورنمنٹ کو بھجوائی جا چکی ہے جو کہ ہسپتال کی تکمیل کے بعد منظور ہو جائے گی۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سپیشلسٹ کی تمام اسامیوں سوائے کارڈیالوجسٹ کے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ میڈیکل آفیسران کی 50 فیصد اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ''الف'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

ٹی ایچ کیو ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز کو ہیلتھ سیکٹر ریفارمز الاؤنس دینے کا مسئلہ

*2600: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تعینات میڈیکل آفیسرز کو ہیلتھ سیکٹر ریفارمز الاؤنس دیا جاتا ہے، اگر ہاں تو ماہانہ کتنا الاؤنس دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ الاؤنس ایس ایم او (سینئر میڈیکل آفیسرز) کو نہیں مل رہا ہے؟

(ج) اگر جزو ''ب'' کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبوں کے ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں تعینات ایس ایم اوز کو بھی یہ الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 26 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت Less Attractive تحصیل ہیڈ کوارٹر میں میڈیکل آفیسرز کو آٹھ ہزار روپے الاؤنس دیا جا رہا ہے اور باقی تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں میڈیکل آفیسرز کو پانچ ہزار روپے الاؤنس دیا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں، سینئر میڈیکل آفیسرز کو یہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سے پہلے کہ یہ الاؤنس دوسرے ڈاکٹرز جن میں سینئر میڈیکل آفیسرز بھی شامل ہیں اور متعلقہ ہیلتھ سٹاف کو فراہم کیا جائے اس پر ایک سٹڈی کروائی جائے جس

کی بنیاد پر مزید الاؤنس کی سفارشات مرتب کی جائیں۔ پروگرام ڈائریکٹر، ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کو ہدایت جاری کردی گئی ہے کہ وہ مجوزہ سٹڈی کے لئے ٹی۔او۔آرز مرتب کرے۔ جونہی اس مجوزہ سٹڈی کے نتائج سامنے آتے ہیں اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ (کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

سرگنگارام ہسپتال لاہور کے نرسنگ سکول کی تفصیلات

*2604: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگنگارام ہسپتال لاہور کے نرسنگ سکول میں زیر تربیت طالبات سے مبلغ۔/1800 روپے ماہانہ میس فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نرسنگ سکول میں ہفتہ وار کھانے کا کوئی باقاعدہ مینو نہ ہے جسکی وجہ سے میس میں اکثر دال اور سبزی ملتی ہے۔ صرف ایک دن گوشت پکایا جاتا ہے جو کہ کوالٹی کے حساب سے ناقص اور مضر صحت ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میس میں تیار کیا جانے والا کھانا غیر معیاری بلکہ مضر صحت ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر طالبات میس فیس ادا کرنے کے باوجود بازار سے کھانا کھانے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناقص اور غیر معیاری کھانے کے بارے میں پرنسپل صاحب کو آگاہ کیا گیا لیکن پرنسپل صاحبہ نے کوئی توجہ نہ دی بلکہ طالبات سے نامناسب رویہ اختیار کیا اور کہا کہ یہاں پر اسی قسم کا کھانا ملے گا جس نے کھانا ہو کھائے ورنہ بازار سے کھائے؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکام بالا مذکورہ سکول کے میس پر کوئی توجہ دینے، معیاری کھانا تیار کرنے اور پرنسپل صاحبہ کے خلاف فیس کی رقم خورد برد کرنے پر قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 21 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

پرنسپل، سکول آف نرسنگ اینڈ مڈوائفری، سرگنگارام ہسپتال کی رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) نرسنگ سکول کے ہوسٹل کا میس پاکستان نرسنگ کونسل کے رولز کے مطابق بنائی گئی میس کمیٹی باہمی مشاورت سے چلاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے:۔

(1) نرسنگ انسٹرکٹر (چیئرپرسن) (2)۔ہاؤس کیپر (سیکرٹری)، (3) زیر تربیت طالبات ہر کلاس سے ایک، (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) زیر تربیت طالبات جو نرسنگ ہوسٹل میں مقیم

ہیں۔ -/1500روپے ماہوار(50روپے روزانہ) کے حساب سے میس کمیٹی کو ادا کرتی ہیں جس میں ان کو صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا میس مینو کے مطابق دیا جاتا ہے۔

(ب) میس کمیٹی زیر تربیت طالبات کے باہمی مشورے سے ان کی پسند کے مطابق معیاری اور ہائی جینک کھانا طالبات کو فراہم کرتی ہے۔میس کا باقاعدہ مینو ہوتا ہے جو کہ میس کمیٹی کی مشاورت سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ (میس مینو کی کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)میس کمیٹی کھانے کی تیاری میں صفائی کا خاص خیال رکھتی ہے اور باقاعدہ کوالٹی چیک کی جاتی ہے۔

(ج) میس میں تیار ہونے والا کھانا ہرگز غیر معیاری نہیں ہوتا کھانا معیاری اور طالبات کی پسند پر عمدہ تیار کیا جاتا ہے۔کھانے کے بارے میں طالبات سے باقاعدہ استفسار کیا جاتا ہے۔آج تک کسی طالبہ نے اس کے بارے میں کوئی تحریری یا زبانی شکایت نہ کی ہے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے موصول ہوئی ہے۔

(د) کسی بھی طالبہ نے کھانے کے غیر معیاری ہونے کی یا میس کمیٹی کے بارے میں آج تک شکایت نہ کی ہے اور نہ ہی پرنسپل نے کسی کی شکایت رد کی ہے۔

(ہ) تمام افسران پرنسپل صاحبہ سمیت میس میں صفائی اور کھانے کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔مزید برآں طالبات کے فنڈز کا میس کمیٹی باقاعدہ حساب رکھتی ہے اور اس پر ہر طالبہ کو رسائی حاصل ہے میس کی رقم بنک میں جمع ہوتی ہے۔اس مقصد کے لئے بنک میں دو آفیسرز کا مشترکہ اکاؤنٹ ہے۔پرنسپل کے پاس نہ تو میس کی رقم ہے اور نہ اس میں خورد برد کرنے کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔میس کی رقم خورد برد کرنے کا الزام درست نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2624: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں تفصیل گریڈ وائز اور اسامی وائز بتائیں؟

(ب) کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز اور اسامی وائز بتائیں، خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ج) گائنی کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور مقصود احمد ملک

09 جولائی 2010 سیکرٹری